بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر [illegible]

جلد ۳۰ | ۴ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۲۱ ماہ رجب ۱۳۶۱ ہجری | ۴ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۷۹

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو بخار اور پیٹ درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصلح الدین صاحب سعدی برادر جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے کا نکاح محمودہ بیگم صاحبہ بنت جناب چودھری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز محلہ دارالفضل کے ساتھ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

کل بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ اور صاحب صدر نے یکے بعد دیگرے [illegible]

از روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۱ ماہ رجب ۱۳۶۱ ہجری

حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کا اقبالی بیان

آخر مولوی ثناء اللہ صاحب کو ۳۱ جولائی کے "اہلحدیث" میں یہ ماننا ہی پڑا۔ کہ ان کے اخبار "اہلحدیث" کے ایک حالی کے پرچہ میں ایسا مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کے بعض فقرات کو مسیحیوں نے اپنے حق میں دل آزار سمجھ کر صدائے احتجاج بلند کی "اس صدائے احتجاج" کو اول تو مولوی صاحب نے قابلِ توجہ نہ سمجھا۔ اور پوری ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے مسیحیوں سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ "سخت الفاظ کی فہرست بتائیں" گویا اس مضمون میں مولوی صاحب کے نزدیک کوئی سخت لفظ ہی نہیں تھا اور نہ ان کے خیال میں عیسائیوں کو کوئی سخت لفظ تلاش کرنے سے مل سکتا تھا لیکن اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد نہ صرف ان کی اکڑی ہوئی گردن فوراً جھک گئی۔ بلکہ ان کی آنکھیں بھی کھل گئیں۔ اور انہیں صاف صاف نظر آ گیا۔ کہ اس مضمون میں فی الواقعہ ایسے ہتک آمیز الفاظ ہیں۔ جن سے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ۱۷۔ جولائی کے "اہلحدیث" میں "معذرت" طلب کرتے ہوئے لکھا:—

"اہلحدیث ۳۔ اپریل سن رواں میں ایک مراسلہ بعنوان "تثلیث کے خواب ہائے پریشاں" شائع ہوا تھا جس کے بعض فقرات کو مسیحی جرائد نے دل آزار سمجھ کر احتجاج کیا ہے۔ حضرت مسیح ہم مسلمانوں اور مسیحیوں میں متفقہ طور پر مقدس ہیں۔ اس لئے ہم خود بھی ان الفاظ کی اشاعت کو ناپسند کرتے اور افسوس کرتے ہیں۔"

اس بارے میں قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ اگر اس مضمون میں سخت الفاظ تھے۔ تو مولوی صاحب نے مسیحیوں کو مخاطب کر کے پہلے یہ کیوں لکھا کہ "سخت الفاظ کی فہرست بتائیں۔" اور اگر مولوی صاحب کے نزدیک اس میں کوئی سخت لفظ نہ تھا۔ تو معذرت کیوں اور کس بات کے متعلق کی؟ اور یہ اظہار افسوس کونسے الفاظ کے متعلق ہے۔ کہ "ہم خود بھی ان الفاظ کی اشاعت کو ناپسند کرتے اور افسوس کرتے ہیں۔" کیسا افسوس اور کہاں کی معذرت۔ مگر اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گو مولوی صاحب ابتدا میں تھوڑے سے اکڑے۔ اور انہوں نے کوشش کی۔ کہ یہ بلا ان سے ٹل جائے۔ مگر نہ ٹل سکا۔ کیونکہ انہیں خوف پیدا ہو گیا۔ کہ مسیحیوں میں ان کے خلاف جو جوش پھیل رہا ہے۔ وہ کوئی اور گل نہ کھلا دے۔ ۱۲ جون کو لاہور میں مسیحیوں نے ایک کانفرنس کی۔ اور اس میں یہ قرارداد پاس کی:۔ کہ "یہ کانفرنس اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع شدہ دل آزار اور ہتک آمیز مضمون کو گہری نفرت سے دیکھتی ہے۔ اور مسیحی عوام میں اس مضمون سے پیدا ہونے والی بے چینی کو تشویش سے دیکھتی ہے۔ کہ کہیں یہ مضمون عوام کے جذبات کو زیادہ مشتعل نہ کر دے۔ لہٰذا یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں مناسب قدم اٹھایا جائے۔"

بے شک یہ قرارداد پاس کی گئی۔ اور اس کے علاوہ بھی مسیحی اخباروں نے بہت کچھ غم و غصہ کا اظہار کیا۔ لیکن جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق کوئی سخت اور ہتک آمیز لفظ لکھا ہی نہ تھا۔ جیسا کہ ابتدا میں انہوں نے دعوےٰ کیا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی وہ ڈٹے رہتے۔ اور حکومت کی کسی ڈانٹ کے مقابلہ میں بھی نہ جھکتے۔ اور عدالت کے ذریعہ اپنے آپکو حق بجانب ثابت کرتے۔ مگر انہوں نے فوراً ہی ہمت ہار دی۔ معذرت شائع کر دی اور اظہار افسوس کا فرض ادا کر دیا۔ اور اس طرح اپنے خلاف اقبالی ڈگری کرائی۔ کہ فی الواقعہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین اور تحقیر کی ہے اور پہلے انہوں نے ایک رنگ میں جو انکار کیا تھا۔ وہ محض دفع الوقتی تھی۔

ہمارا خیال تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مونہہ سے یا اپنے قلم سے اس بات کا اقرار نہیں کریں گے۔ کہ وہ اپنے اخبار کے ذریعہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہتک کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور اگر گورنمنٹ نے ان کے متعلق کوئی کارروائی کی۔ تو عدالت میں جانا پسند کریں گے۔ کیونکہ بصورت دیگر تو اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں رہ جاتا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہتک کا جو الزام مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بالکل غلط لگاتے رہے ہیں۔ خود اس کے حقیقی مورد ثابت ہو گئے ہیں۔ لیکن قدرت خداوندی نے مولوی صاحب سے یہ بھی کرا دیا۔ یعنی انہوں نے اظہار معذرت و افسوس کر کے تسلیم کر لیا۔ کہ فی الواقعہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہتک کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مگر اب اس پر ندامت اور شرمندگی کا اظہار کر کے اس کی دُنیوی پاداش سے بچنا چاہتے ہیں۔ اب مولوی صاحب اس خفت کو مٹانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہتک کرنے کے متعلق ان کی معذرت اور اظہار افسوس اتنا بڑا ثبوت اور ان کا ایسا واضح اقرار ہے کہ جس کی کوئی تاویل نہیں کی جا سکتی۔ اگر مولوی صاحب میں ہمت ہے۔ تو اس بارے میں اپنا بیان پیش کریں۔

مولوی صاحب نے اس کے متعلق اپنے تازہ اخبار میں لکھا ہے۔ کہ "ہم اس الزام کا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے" کیوں ضرورت نہیں سمجھتے اسی لئے کہ آپ کے پاس کوئی جواب ہے نہیں باقی رہا یہ کہ "اہلحدیث" میں جو الفاظ لکھے گئے وہ بقول مسیحی رسالہ مرزا صاحب کی رُوح کے اثر سے درج ہوئے" ان کے متعلق ہم سوائے اس کے کیا کہیں۔ کہ مولوی صاحب حلوائی خوردنی دارد روئے باید۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح کا ایک ادنیٰ کرشمہ تو یہ تھا۔ کہ تمام عیسائی دُنیا نے اپنے یسوع مسیح کی بے جا حمایت میں اور تمام کج فہم مسلمانوں نے جن میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ سالہا سال شور مچایا ہر رنگ میں حکومت اور عیسائیوں کو اشتعال دلایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہتک کی گئی ہے۔ لیکن کسی قسم کی معذرت یا افسوس کا اظہار کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی خیال تک نہ آیا۔ لیکن آپ تو ذرا سا دباؤ بھی برداشت نہ کر سکے۔ اور جھٹ جھک گئے۔ کیوں؟

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مُناجات

یہ اشعار ایک وقت صافی میسر آنے پر بے ساختہ زبان سے نکلے جو یاد رہ گئے وُہ درج ذیل ہیں۔ شائد کسی اور بھائی کے بھی کام آسکیں ؛

یا عزیزُ یا حفیظُ یا رفیق — اَلنجی اَنْ نجّنی مِنْ کُلِّ ضیق
"ہر در آمد بندۂ بگریختہ — آبروئے خود ز عصیاں ریختہ"
بے عمل انساں ہوں کمزور ہوں — عاجز و ناکارہ مثل مور ہوں
رحم کر اس ظالم" للنفس پر — اے مرے مولے مری جاں کے سپر
ہاں سنواری جائے میری زندگی — زندگی میں آئے اک تابندگی
دین کے رستے میں جاں قربان ہو — اور حاصل قربتِ رحمٰن ہو
کوئی دم غافل نہ گزرے یاد سے — ذوق ہو تعمیل ہر ارشاد سے
نامۂ اعمال میں ہوں نیکیاں — خُوب سمجھوں اپنا ہر سود و زیاں
دین و دُنیا میں رہوں میں شادکام — تیرے اس مامور پر لاکھوں سلام
چودھویں کا چاند جس کے نُور نے — دیدہ و دل سب کے روشن کردے
روشنی سے اس کی پاؤں فیض عام
ہو اسی میں عمر اکمل کی تمام

اکمل

"حدیث النبی" اور "شرائط بعیت"

ہر احمدی بچہ کا فرض ہے۔ کہ وہ سلسلہ کی کُتب کا مطالعہ کرکے اپنے تئیں اسلامی رنگ میں رنگین کرے۔ اس غرض کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ ماہ اکتوبر میں امتحان ہوگا۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "دس شرائط بعیت" اور "حدیث النبی" مؤلفہ ملک محمد عبد اللہ صاحب فاضل بطور نصاب مقرر ہیں۔ یہ کتاب دو آنے پر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے مل سکتی ہے۔ محصولڈاک تین پیسے علاوہ۔ بچوں کو چاہیئے۔ کہ ایک پیسہ فی کس فیس کے ساتھ امتحان میں شمولیت کے لئے اپنے نام ابھی بھجوادیں۔ محبوب عالم مہتمم اطفال

مڈل پاس واقفین زندگی مطلوب ہیں

سلسلہ کی بعض ضروریات کے واسطے تحریک جدید کے ماتحت ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو مڈل پاس ہوں۔ انہیں مجرد ہونے کی صورت میں پندرہ روپے اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں بیس۲۰ روپے ماہوار گزارہ تحریک جدید کی طرف سے دیا جائے گا۔ صاحب اولاد ہونے کی صورت میں فی بچہ چار روپے دیئے جائینگے چار بچوں تک۔ دوست اپنی درخواستیں مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ انچارج تحریک جدید قادیان کو جلد از جلد ارسال کریں۔ تا جلدی ان کے متعلق فیصلہ کیا جاسکے ؛

(انچارج تحریک جدید قادیان)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کس قدر بخیل و ممسک وہ شخص ہے، جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے چند پیسے نہیں خرچ کرسکتا

"مجھے معلوم ہوتا ہے، کہ ہماری جماعت میں چندہ دینے والے بہت تھوڑے ہیں۔ آئے دن صدہا آدمی بعیت کرکے چلے جاتے ہیں لیکن دریافت کرنے پر بہت ہی کم تعداد ایسے اشخاص کی ہے۔ جو متواتر ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں۔ جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا۔ اس سے اور کیا توقع ہوسکتی ہے۔ اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ۔ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو۔ جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اپنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالےٰ نے قائم کیا ہے۔ اس لائق بھی نہیں۔ کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کرسکے۔ دنیا میں آج تک کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے یا دینی بغیر مال چل سکا۔ دُنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے پس کس قدر بخیل و ممسک وہ شخص ہے۔ جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنے چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کرسکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ الہٰی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ و بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتےٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمر رضؓ نے اپنی بساط و انشراح کے موافق اور عثمان رضؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق علیٰ ھذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الہٰی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہوگئے۔ ایک وہ ہیں کہ بعیت تو کر جاتے ہیں۔ اور اقرار بھی کر جاتے ہیں۔ کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے۔ مگر مدد و امداد کے موقعہ پر اپنے جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پاسکتا ہے۔ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جلشانہ کے راہ میں خرچ نہ کرو۔ تب تک تم نیکی کو نہیں پاسکتے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

کشمیر کی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

نظارت دعوۃ و تبلیغ مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری لیکچرار جامعہ احمدیہ کو کچھ عرصہ کے لئے کشمیر کے دورہ کے لئے بھجوا رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ مولوی صاحب سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔ مولوی صاحب کو نظارت کی طرف سے ہدائت کردیگئی ہے کہ جو جماعت انہیں اپنے ہاں بلائے۔ وہ اپنے وقت کے لحاظ سے اس کا بھی دورہ کرتے آئیں۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اس اعلان کے پڑھتے ہی مولوی ابو العطاء صاحب کے نام معرفت اخبار اصلاح امیرا کدل۔ سری نگر خط لکھیں۔ تا وہ مناسب پروگرام بنا کر فوراً دورہ شروع کردیں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

شیخ یوسف علی صاحب کے لئے درخواست دُعا

معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے نائب ناظر امور عامہ کو جو ایک عرصہ سے گردہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ اور امرتسر کے سرکاری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب روزانہ بخار بھی ہوجاتا ہے۔ اور گردہ کی تکلیف بھی بدستور ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دُعا کریں ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض رؤیا و کشوف اور الہامات

جو موجودہ جنگ میں پورے ہو کر اسلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان بنے

صدیقی نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشعار میں ارقام فرماتے ہیں:

صادق دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں۔
اک نشان کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

یہ ایک بہت بڑی سچائی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی۔ اور جس کی تصدیق ہر نبی کے زمانہ میں ہوتی چلی آئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے اپنا دعوےٰ لوگوں کے سامنے پیش فرمایا۔ تو تاریخوں میں لکھا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت مکہ مکرمہ میں نہیں تھے۔ بلکہ قریب کے کسی گاؤں میں گئے ہوئے تھے۔ جب آپ واپس تشریف لائے۔ تو آپ کی ایک لونڈی نے حیرت و استعجاب کے ساتھ آپ سے ذکر کیا۔ کہ آپ کے دوست محمد (صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) آج کل عجیب باتیں کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ مجھ پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اور اس نے مجھے دنیا کی ہدایت کے لئے مامور کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جونہی یہ بات سنی۔ فوراً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر پہونچے۔ اور دستک دی۔ آپ باہر تشریف لائے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ میں نے سنا ہے۔ آپ کا دعوےٰ ہے کہ خدا آپ سے کلام کرتا ہے۔ اور اس نے دنیا کی ہدایت کے لئے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا۔ کہ جواب دینے سے پہلے تمہیدی رنگ میں بعض دلائل بیان فرمائیں۔ اور آپ نے بعض دلائل کا ذکر کرنا چاہا۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں دلائل نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں۔ کہ کیا آپ نے ایسا دعوےٰ فرمایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں مجھے اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ گواہ رہیں کہ میں نے آپ کو صدق دل سے اپنے دعوےٰ میں سچا تسلیم کر لیا ہے۔ یہ وہ صدیقی نمونہ ہے۔ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دکھایا۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نشانات کا مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ ان کے لئے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود اپنی ذات میں آپ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان تھا۔ آپ جانتے تھے۔ کہ آپ کی زندگی کیسی طہارت اور پاکیزگی میں بسر ہوئی ہے۔ آپ جانتے تھے۔ کہ سچائی محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا شعار ہے۔ اور راستی کے چشمے اس کے لبوں سے جاری رہتے ہیں۔ اور آپ جانتے تھے۔ کہ جو شخص اس درجہ راستباز صادق اور امین ہو۔ وہ کبھی جھوٹا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ انہوں نے کثرت اعجاز کی حاجت کو محسوس نہیں کیا۔ بلکہ ایک نشان ہی ان کی ہدایت کا باعث بن گیا۔ یہی حال ہر سعید الفطرت انسان کا ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا ایک نشان دیکھتا۔ اور اس سے ایسا متاثر ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل کے سب زنگ دھوئے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی خشیت اور اس کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر وہ لوگ جن کی طبائع میں زیغ ہوتا ہے۔ جو کجروی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اُن کے سامنے نشانات بارش کی طرح برستے ہیں۔ مگر وہ اندھے ہو کر پاس سے گزر جاتے ہیں۔ اور ان سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔

موجودہ جنگ میں خدا تعالےٰ کے نشانات

موجودہ جنگ جو خدا تعالےٰ کا ایک بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کے کئی ایک نشانات کی حامل ہے۔ مگر ان نشانات سے کون فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ صرف وہی جن کے دل صاف ہیں۔ اور جو حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہ نشانات جو مختلف قسم کے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا نشان یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے موجودہ جنگ کے متعلق کئی اہم امور قبل از وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر ظاہر فرمائے۔ اور پھر جیسا کہ آپ کو دکھایا گیا تھا۔ ویسا ہی وقوع میں آ گیا۔ دنیا کا کوئی منجم۔ دنیا کا کوئی سیاستدان اور دنیا کا کوئی مبصر پیش از وقت ایسے اہم امور کے متعلق خبریں نہیں بتا سکتا۔ صرف خدا ہی جو عالم الغیب ہے۔ اپنے پیارے بندوں کو اس قسم کی اخبار غیبیہ سے اطلاع دیا کرتا ہے اور اسی نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ان واقعات کی اطلاع دی مومنوں نے حضور کی زبان مبارک سے ان خبروں کو سنا۔ اور آخر ایک دن ایسا آیا۔ جب وہ تمام خبریں پوری ہو گئیں۔ تب مومن اپنے ایمان میں بڑھ گئے۔ اور اُن کے دل اللہ تعالےٰ کی حمد اور اس کے شکر کے جذبات سے لبریز ہو گئے۔ مگر جن کے دلوں میں کجی تھی۔ انہوں نے ان نشانات سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ کہا۔ تو یہ کہ:۔

"یہ خوابیں اور پیشگوئیاں بھی عجیب ہیں۔ واقعہ جب ہو چکتا ہے۔ تو اس کے بعد خواب اور پیشگوئی شائع ہوتی ہے۔ یہ تو محض عوام کی ذہنیت سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے۔ روحانیت نہیں"

"پیغام" اور "اہلحدیث" کا اعتراض

"پیغام صلح" اور "اہلحدیث" دونوں اس اعتراض میں ہم نوا ہیں۔ اور دونوں کی آنکھوں نے خدا تعالےٰ کے نشانات سے فائدہ اٹھانے کی بجائے ان کو حقارت کے طور پر ناقابل التفات قرار دیا ہے مگر یہ تو ویسی ہی بات ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح میں تحریر فرمایا:۔ کہ

"خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ مگر ابھی وہ بیابان میں رو رہے ہیں۔ اس کے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو کچھ بھی خبر نہیں۔ اس کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں۔ اور نہ صرف غافل۔ بلکہ خدا کے سلسلہ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ پس یہی حمایت اسلام اور ترویج اسلام اور تعلیم اسلام ہے۔ جو ان کے ہاتھوں سے ہو رہی ہے۔ مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے اس سچے ارادہ کو روک دیں گے جو ابتدا سے تمام نبی اس پر گواہی دیتے آئے ہیں۔ نہیں بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونے والی ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی"

اعتراض کا جواب

کہا گیا ہے۔ کہ واقعہ جب ہو چکتا ہے۔ تو اس کے بعد خواب اور پیشگوئی شائع ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضور نے لیبیا کی جنگ کے متعلق جو رویا بیان فرمایا۔ وہ ایک لمبا عرصہ قبل بیان فرما چکے تھے۔ پس یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ واقعہ رونما ہونے کے بعد خواب شائع کیا جاتا ہے۔ بے شک ایسے خوابوں کی عام اشاعت بعض مصالح اور حکمتوں کی بناء پر ترک کی جائے۔ مگر وہ انفرادی طور پر بتا دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ جب ان کے پورے ہونے پر یہ اعتراض کیا جائے۔ کہ یہ وقوعہ کے بعد بیان کئے گئے۔ تو شاہد پیش کئے جا سکیں۔ پھر "پیغام صلح" اور "اہلحدیث" دونوں کے اس مشترکہ اعتراض کی لغویت اس طرح بھی ثابت ہے۔ کہ لیبیا کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو رویا دیکھا۔ اس کے علاوہ بھی حضور نے کئی رویا اور کشوف موجودہ جنگ کے متعلق دیکھے تھے۔ جو اپنے اپنے وقت پر پورے ہو گئے۔ اور وہ تمام رویا و کشوف قبل از وقت بیان کر دیئے گئے تھے۔

پس اگر لیبیا کے متعلق حضور کا یہ رویا منکرین کے نزدیک اب بیان کیا گیا ہے۔ پہلے نہیں۔ تو انہیں حضور کے اُن رویا و کشوف پر غور کرنا چاہیئے۔ جو اس کے علاوہ حضور نے دیکھے۔ اور جو اپنے اپنے وقت پر حیرت انگیز رنگ میں پورے ہوئے۔ اگر دل میں سچائی کی تلاش کا جذبہ ہو۔ اگر انسان تعصب سے خالی ہو۔ اور اگر ہدایت کی راہ پر چلنا اس کا نصب العین ہو۔ تو اسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان رویا و کشوف میں خدا تعالےٰ کے کئی عظیم الشان نشانات نظر آ سکتے ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور اس پر یہ امر واضح ہو سکتا ہے۔ کہ آج خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہماری جماعت کے امام کو ہی میسر ہے۔ اور اسی کی اقتدا دُنیا کی نجات کے لئے ضروری ہے۔

ان رویا و کشوف میں سے صرف چند اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اور معاصر پیغام صلح اور اہلحدیث دونوں سے دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ کیا ان نشانات کے بعد بھی ان کا یہ اعتراض قائم رہ سکتا ہے۔ کہ واقعہ جب ہو چکتا ہے۔ تو اس کے بعد پیشگوئی شائع کی جاتی ہے۔ کیونکہ ذیل میں جس قدر مثالیں پیش کی جائیں گی۔ وُہ انشاء اللہ تعالےٰ ایسی ہی ہوں گی۔ جن کی لوگوں کو قبل از وقت اطلاع دی جا چکی تھی۔ خواہ انفرادی رنگ میں اور خواہ پبلک طور پر۔

پہلا رویا جو پورا ہو چکا

۲۶ مئی ۱۹۴۰ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصےٰ میں سفر سندھ سے واپسی پر ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں سفر سے واپسی پر ریل میں آرہا تھا کہ میں نے (برطانیہ کی کامیابی کے لئے) پھر دعا کرنی شروع کر دی۔ دُعا کرتے کرتے چند سیکنڈ کے لئے غنودگی کا ایک جھٹکا آیا۔ جیسا کہ الہام کے وقت غنودگی آتی ہے کشفی حالت میں ایک بادشاہ میرے سامنے سے گزارا گیا۔ پھر الہام ہُوا ایب ڈی کیٹڈ میں اس کی تعبیر یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یا تو کوئی بادشاہ ہے۔ جو اس جنگ میں معزول کیا جائے گا۔ یا کسی معزول شدہ بادشاہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ دوبارہ دُنیا میں کوئی تغیر پیدا کرے گا۔"

(الفضل ۴ جون ۱۹۴۰ء)

اس الہام پر ابھی تین دن ہی گزرے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ نے بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ کو ناگہانی طور پر معزول کروا دیا چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ میں اس نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آج سے پانچ دن پہلے اتوار کے روز اسی مسجد میں کھڑے ہو کر میں نے تمہیں اپنا یہ الہام سنایا تھا۔ کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب ایک بادشاہ میری آنکھوں کے سامنے سے گزارا گیا۔ اور پھر مجھے الہام ہُوا۔ کہ ایب ڈی کیٹڈ۔ اور میں نے بتایا تھا کہ اس کی تعبیر میرے ذہن میں یہ آئی ہے۔ کہ کوئی بادشاہ اس جنگ میں معزول کیا جائے گا۔ یا کسی معزول شدہ بادشاہ کے ذریعہ سے کوئی تغیر واقع ہو گا۔ چنانچہ اس الہام پر ابھی تین دن ہی گزرے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ نے بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ کو ناگہانی طور پر معزول کروا دیا۔" (الفضل ۵ جون ۱۹۴۰ء)

دوسرا رویا

اسی طرح حضور نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا۔

"میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں۔ اور مونہہ مشرق کی طرف ہے۔ میرے سامنے حکومت برطانیہ کی خفیہ خط و کتابت۔ پیش کی جا رہی ہے۔ ایک کے بعد دُوسری چٹھی میرے سامنے آتی ہے۔ یہ چٹھیاں انگریزی حکومت کی طرف سے فرانسیسی حکومت کے نام ہیں۔ ایک چٹھی میرے سامنے آئی۔ جس میں حکومت برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو لکھا تھا۔ کہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جرمنی اس پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ اور قریب ہے۔ کہ اسے مغلوب کرے۔ اس لئے ہم آپ سے چاہتے ہیں۔ کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے۔ یہ چٹھی پڑھ کر میں بہت گھبرایا۔ اور قریب تھا کہ میری آنکھ کھل جاتی۔ کہ یکدم ایک آواز آئی۔ کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے"

حضور نے یہ رویا ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور بعض دیگر دوستوں کو سنا دیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس رویا کو حیرت انگیز رنگ میں پُورا کیا۔ حضور خود فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ نے میرے اس رویا کو ایسے عجیب رنگ میں پورا کیا ہے۔ کہ آج تک جب سے آدم پیدا ہُوا ہے کبھی ایسا نہیں ہُوا۔ جب فرانس گرنے لگا۔ تو برطانیہ نے خیال کیا۔ کہ اگر فرانس صلح نہ کرے۔ تو کچھ نہ کچھ مزاحمت اس کی طرف سے ہوتی رہے گی۔ اس کے جہاز بھی لڑتے رہیں گے۔ نو آبادیاں بھی جنگ کو کسی نہ کسی صورت میں جاری رکھیں گی۔ لیکن اگر وہ صلح کرے۔ تو اس کے جہاز بھی جرمنی کو مل جائیں گے۔ نو آبادیاں بھی مل جائیں گی۔ اور اس صورت میں جرمنی کے حملہ کا سارا زور ہم پر پڑے گا۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے وہ کام کیا۔ جس کی نظیر آج تک جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی کوئی نہیں ملتی۔ یعنی اس نے فرانسیسی حکومت کو تار دیا۔ کہ دونوں ملکوں کی حکومت ایک کر دی جائے۔ اور فرانس کا برطانیہ سے الحاق کر دیا جائے۔ حکومت ایک ہو پارلیمنٹیں بھی ملا دی جائیں۔ خوراک کے ذخائر اور خزانہ بھی ایک ہی سمجھا جائے۔ اور یہ وہ تحریک ہے جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔" (الفضل ۲۸ جون ۱۹۴۰ء)

تیسرا رویا

اس رویا میں حضور کو یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے یہ تحریک ہو گی۔ تو اس کے چھ ماہ بعد اس کی حالت بدل جائے گی۔ اور وہ پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔ چنانچہ حضور نے ۲۱ جون ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"چونکہ برطانیہ نے دونوں حکومتوں کے الحاق کی پیشکش ۱۵ جون کو کی تھی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ۱۵ دسمبر تک ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ برطانیہ کے لئے اتنا خطرہ نہ رہے (الفضل ۲۸ جون ۱۹۴۰ء) چنانچہ تمام دنیا جانتی ہے کہ چھ ماہ کے بعد حالات بدل گئے۔ حالانکہ اس سے پہلے حکومت برطانیہ کو اتنا خطرہ لاحق ہو چکا تھا۔ کہ مسٹر الیگزنڈر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا "جون جولائی میں (یعنی جب حکومت برطانیہ نے حکومت فرانس کو تار دیا تھا۔ کہ دونوں ملکوں کی حکومت ایک کر دی جائے۔ اور فرانس کا برطانیہ سے الحاق ہو جانا چاہیئے) ہر وہ شخص جو جنگی فنون سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ ہم پھر امن میں آجائیں گے۔ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۱ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعد میں ایک دفعہ خدا تعالےٰ کے اس نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "بیسیوں مواقع اس جنگ میں ایسے پیدا ہوئے جب یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اب انگریز جرمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ایک وقت تو ایسا آیا۔ کہ خود انگریز یہ سمجھتے تھے۔ اب ہمارے لئے جرمنی کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت مجھے یہ خبر دے دی تھی۔ کہ انگریزی حکومت ختم نہیں ہو گی۔ بلکہ اس کے بعد پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔ انگریز اگر سوچتے تو ان کے لئے یہی نشان کافی تھا چنانچہ کتنی دردناک تقریر تھی۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم کی۔ جب انہوں نے کہا۔ کہ اب وہ دن آگیا ہے۔ کہ ہماری قوم پر جرمن حملہ آور ہوں۔ ہم سمندر کے کناروں پر جرمن کا مقابلہ کرینگے اور اگر سمندر کے کناروں پر مقابلہ نہ ہو سکا۔ اور وُہ اندر داخل ہو گئے۔ تو ہم اپنے شہر میں ان کا مقابلہ کریں گے۔ پھر لنڈن کی گلیوں میں ان کا مقابلہ کریں گے۔ اور اگر پھر بھی ہم دشمن کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور وُہ ہمارے ملک پر قابض ہو گیا۔ تو ہم کینیڈا چلے جائیں گے۔ اور وہاں سے اس کا مقابلہ کریں گے۔ گویا وزیر اعظم بھی اس بات کا امکان سمجھتے تھے۔ کہ جرمنی ساحل انگلستان پر حملہ کرے گا۔ اور پھر اس میں وہ کامیاب ہو کر آگے بڑھے گا۔ اور لنڈن میں اس کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور پھر وہ اس بات کا بھی امکان سمجھتے تھے۔ کہ حکومت لنڈن سے بھاگ جائے۔ اور کینیڈا میں جا کر دشمن کا مقابلہ کرنا پڑے۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے مجھے یہ خبر دی تھی۔ کہ یہ چھ مہینے پہلے کی بات ہے۔ یعنی چھ مہینے کے بعد انگریزوں کی حالت بدل جائے گی اور پھر وُہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے چنانچہ ٹھیک چھ ماہ کے بعد ان کی حالت تبدیل ہوئی۔ اور وزیر جنگ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج سے چھ ماہ پہلے سوائے بے وقوف کے اور کوئی شخص یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ ہم اس جنگ میں فتح حاصل کر لیں گے۔"

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء)

چوتھا رویا

اسی طرح حضور کو ایک دفعہ رویا میں بتایا گیا۔ کہ امریکہ نے ۲۸ سو جہاز برطانیہ کو بھیجے ہیں۔ اور حضور نے یہ رویا بھی حسب معمول بعض دوستوں کو سنا دیا چنانچہ چند دنوں کے اندر اندر یہ رویا بھی پورا ہو گیا۔ اس رویا کا مختصراً ذکر الفضل گیارہ اپریل ۱۹۴۱ء میں ہے:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پانچواں رویاء

جاپان کی جنگ ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ حضور نے رویاء میں دیکھا۔ ایک کوٹھری میں ایک شخص بیٹھا ہے۔ اور کچھ کاغذات جلا رہا ہے۔ اور میں رویاء میں ہی ایک اور شخص سے کہتا ہوں کہ یہ شخص نہایت ضروری کاغذات جلا رہا ہے۔" اس رویاء کی تعبیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ "جب بھی حکومتوں کی آپس میں جنگ چھڑتی ہے تو چونکہ ہر ملک میں دوسرے ملک کے سفیر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ سفیر اس وقت ضروری کاغذات جلا دیتے ہیں۔ تاکہ وہ کاغذات دوسری حکومت کے قبضہ میں نہ آئیں۔ . . . . . چنانچہ پہلے دن جب جنگ کی خبر شائع ہوئی۔ تو ساتھ ہی یہ خبر آئی۔ کہ جاپانی سفارت خانہ میں جاپانیوں کو کاغذ جلاتے دیکھا گیا ہے . . . بہر حال اس جنگ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھا کر مجھے بتایا۔ کہ اب کوئی نئی حکومت جنگ میں شامل ہونے والی ہے۔ اور اس کے سفارت خانوں میں ضروری کاغذات جلائے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔"

(الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء)

چھٹا رویاء

اسی طرح ہر ہیس کے انگلستان میں اترنے کی خبر حضور کو رویاء کے ذریعہ معلوم ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں:۔ "جب ہر ہیس انگلستان میں اترا۔ میں سندھ میں تھا۔ رات کو میں نے ریڈیو پر خبریں سنیں ان میں اس کے اترنے کا کوئی ذکر نہ تھا۔ یوں وہ اتر چکا تھا۔ رات کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ ایک بڑا جرمن لیڈر ہوائی جہاز سے انگلستان میں اترا ہے صبح میں نے بعض دوستوں کو خطوط لکھے تو ان میں اس کا ذکر کر دیا۔ کیونکہ صبح کی خبروں میں ریڈیو پر یہ خبر بھی آگئی تھی۔" حضور نے یہ بھی فرمایا کہ "خواب میں میں نے اور جرمن لیڈر دیکھا تھا۔ مگر اس کی ایک تعبیر یہ تھی۔ کہ ہیس ہوائی جہاز سے اترا ہے۔ اور ابھی ایک اور تعبیر ہے۔ جو ابھی پوری ہونے والی ہے۔"

(الفضل ۱ نومبر ۱۹۴۱ء)

ساتواں رویا

اکتوبر ۱۹۴۰ء میں حضور نے رویاء دیکھا کہ "میرے سامنے کچھ کاغذات پیش کئے گئے ہیں۔ جو پیٹان گورنمنٹ کے متعلق ہیں اور ان کو دیکھ کر مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کچھ حرکات انگریزوں کے خلاف کر رہی ہے۔ اور انگریز پہلی دوستی کے لحاظ کی وجہ سے کچھ کر نہیں سکتے۔ اور میں خواب میں ہی گھبراتا ہوں۔ کہ اب کیا بنے گا۔ تو میرے دل میں ڈالا جاتا ہے کہ یہ صرف ایک سال کی بات ہے۔ سال کے اندر اندر یہ حالت بدل جائے گی۔" حضور نے بعض دوستوں کو یہ رویاء سنایا۔ اور یہ بھی کہا کہ "اس کی چار تعبیریں ہو سکتی ہیں۔ یا تو مارشل پیٹان مر جائیں گے۔ یا ان کی حکومت بدل جائے گی۔ یا پیٹان گورنمنٹ پورے طور پر جرمنی سے مل جائیگی اور اس طرح برطانیہ کو جو کچھ اس کا لحاظ ہے وہ جاتا رہے گا اور وہ پوری طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کر سکے گی۔ اور یا پھر وہ انگریزوں کے ساتھ مل جائے گی۔"

یہ رویاء بھی حیرت انگیز طور پر پورا ہوا۔ حضور فرماتے ہیں "فرانس کی شکست سے ٹھیک ایک سال کے بعد عراق میں جرمنوں نے بغاوت کرائی۔ اور ایسے نازک حالات پیدا ہو گئے۔ کہ خطرہ تھا۔ کہ ہفتہ عشرہ میں ہی جنگ ہندوستان تک آ پہنچے گی۔ اور اس بغاوت کے سلسلہ میں شام کی فرانسیسی حکومت نے جرمنوں کو مدد دی۔ اور اس طرح انگریزوں کے لئے جو پہلے فرانس کے ساتھ اس وجہ سے جنگ نہ کرنا چاہتے تھے۔ کہ دنیا میں ان کی بدنامی ہوگی۔ اور لوگ کہیں گے کہ اپنے سابق حلیف کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنے کا موقعہ خودبخود پیدا ہو گیا۔ اور انہیں فرانس کو نوٹس دینا پڑا۔ اور جب پھر بھی فرانس کے رویہ میں تبدیلی نہ ہوئی۔ تو انہوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ اور اسے شکست دی۔ دیکھو کس طرح یہ رویاء ایک سال کے اندر پورا ہو گیا۔ ورنہ اس وقت دونو کی طرف سے اعلان ہوتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا نہیں چاہتے

(الفضل ۹ نومبر ۱۹۴۱ء)

آٹھواں رویاء

اسی طرح حضور کو دکھایا گیا۔ کہ "ہمارے باغ اور قادیان کے درمیان جو تالاب ہے اس میں قوموں کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر بظاہر چند آدمی رسہ کشی کرتے نظر آتے ہیں۔ کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ اگر یہ جنگ یونان تک پہونچ گئی۔ تو اس کے بعد یکدم حالات متغیر ہوں گے۔ اور جنگ بہت اہم ہو جائے گی۔"

(الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء)

چنانچہ اس رویاء کے مطابق جب جنگ یونان تک پہونچی۔ تو اس کے بعد عظیم الشان تغیرات پیدا ہوئے۔ روس کا جنگ میں شامل ہونا۔ کریٹ کا فتح ہونا۔ عراق میں بغاوت۔ ایران میں انقلاب۔ امریکہ کا زیادہ سرگرمی کے ساتھ دخل دینا۔ یہ سب واقعات اس کے بعد ہی ہوئے ہیں۔

نواں رویاء

پھر حضور کو رویاء میں یہ بھی دکھایا گیا تھا کہ "امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ امریکہ کی فوج بعض علاقوں میں پھیل گئی ہے۔ مگر وہ انگریزی حلقہ اثر میں آنے جانے میں کوئی روک اوٹ نہیں ڈالتی۔"

(الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء)

اس رویاء کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء میں فرمایا "اس خواب کا ایک پہلو تو وہ تھا۔ کہ بعض انگریزی جزیروں میں امریکنوں نے اپنے لئے فوجی اڈے حاصل کئے تھے مگر ایک پہلو اس کا اب ظاہر ہو رہا ہے کہ امریکن حکومت بھی انگریزوں کے ساتھ مل کر برسر پیکار ہے۔ اور اب ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ بالکل ممکن ہے۔ کہ امریکن فوجوں کو ہندوستان میں بھی لانا پڑے۔"

(الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء)

حضور کا یہ رویاء بھی حرف بحرف پورا ہوا۔ چنانچہ اب تو امریکن فوجوں کا ایک کافی حصہ ہندوستان میں آ چکا ہے۔

ان رویاء و کشوف پر غور فرمائیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے موجودہ جنگ کے متعلق متعدد امور آپ پر منکشف فرمائے۔ اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا فرما کر جہاں اپنے عالم الغیب ہونے کا ثبوت مہیا فرمایا۔ وہاں احمدیت کی صداقت کو بھی آفتاب نصف النہار کی طرح روشن کر دیا۔

وہ نادان معترض جو یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ یہ خوابیں، اور پیشگوئیاں بھی عجیب ہیں۔ واقعہ جب ہو چکتا ہے۔ تو اس کے بعد خواب یا پیشگوئی شائع ہوتی ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے ان نشانات پر تعصب سے الگ ہو کر غور کرنا چاہئیے۔ کہ ان میں سے ہر نشان کی قبل از وقت انفرادی رنگ میں یا پبلک طور پر اشاعت کی جا چکی تھی۔ پھر دنیا نے دیکھ لیا کہ جو کچھ خدا نے قادیان میں اپنے ایک مقدس بندے پر ظاہر فرمایا تھا وہی درست ثابت ہوا۔ مدبرین کی آراء غلط ثابت ہوئیں سیاست دانوں کے خیالات باطل ثابت ہوئے مبصرین کی قیاس آرائیاں فرضی اور وہمی ثابت ہوئیں۔ اور اس طرح علیٰ رؤس الاشہاد ظاہر ہو گیا۔ کہ آج دنیا کے پردہ پر احمدیت ہی زندہ مذہب ہے، اور اسی کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر انسان کو زندہ خدا کا وصال حاصل ہو سکتا ہے۔

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت ۳۰ خوراک ۵ روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

مذہب سے لوگوں کی بے رغبتی اور اس کا علاج

لاہور کے قریب "پریت نگر" کے نام سے ایک نئی بستی کا ذکر کچھ عرصہ ہوا۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے وہاں تشریف لے جانے اور تقریر کرنے کے سلسلہ میں کیا گیا تھا۔ سردار گوربخش سنگھ صاحب ایڈیٹر "پریت لڑی" نے "مشترکہ اور عالمگیر مذہب" کے عنوان سے معاصر "ریاست" میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں ایک حد تک ان خیالات کی تشریح اور وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس تحریک کی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ "مذہب کی روحانی بھوک موجودہ انسان میں گذشتہ انسانوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج پوجا پاٹھ، عبادت یا مندروں اور مسجدوں کی زیارت انسان کی ترقی پسند روح کو تسکین نہیں دے سکتی لیکن اس کی غیر مطمئن حالت کو نادانستی کے ساتھ لامذہبی اور بعض اوقات مادہ پرستی کا نام دیا جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ بے اطمینانی مذہب سے انحراف نہیں۔ بلکہ مذہب کے لئے انسانی روح کی تڑپ ہے۔ اس بے قراری یا تڑپ کا علاج اسے کوسنا یا ذلیل کرنا نہیں۔ بلکہ حقیقی مذہب پر عمل پیرا ہونے کے لئے آسانیاں پیدا کرنا اور نمائشی مذہب کو مشترکہ طور پر بے قیمت بنانا اس کا علاج ہے۔"

(۲۰ر جولائی)

اس مقصد کو حاصل کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق آپ نے امریکہ کے ایک پادری ریورنڈ والبرگ کی مثال پیش کی ہے۔ وہ پادری جب ایک گرجا کا انچارج ہو کر آیا۔ تو دیکھا کہ حاضری بہت تھوڑی ہے۔ اور آہستہ آہستہ وہ بھی کم ہونے لگی۔ چندے بھی بند ہونے لگے۔ اس نے بے شمار مذہبی اپیلیں کیں مسیح کے نام پر لوگوں سے استدعا کی خدا سے منکر اور ناشکرگذار ہونے کا خوف دلایا۔ لیکن نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا۔ آخر انہیں یقین ہو گیا۔ کہ گرجا لوگوں کے لئے دلچسپی کی کوئی چیز نہیں رکھتا۔ اس نے فیصلہ کر کے گرجا لوگوں کے سپرد کر دیا۔ اور اُن سے کہا۔ کہ وہاں جو ان کا دل چاہے کریں"۔ اس کے بعد وہاں مذہبی تلقین تو بند ہو گئی۔ لیکن لوگوں نے وہاں بکثرت آنا شروع کر دیا۔ وہاں ایک کواپریٹو سوسائٹی قائم ہو گئی۔ احاطہ میں سبزیاں بو دیں۔ اور کپڑے بننے کا کام شروع کر دیا۔ جلسے ہونے لگے۔ اور اس طرح گرجا کے ممبروں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔"

پھر کیا ہوا۔ یہ بھی سن لیجئے۔

"پادری والبرگ اس بات کا اقبال کرتا ہے۔ کہ اس کی تمام روح یسوع کی سپرٹ کے ساتھ حرکت کرتی ہے۔ لیکن وہ انسانی خدمت ہی کو اپنے اندر یسوع کا ظہور سمجھتا ہے۔ وہ گوشہ تنہائی میں یسوع کے نام کا ورد بھی کرتا ہے۔ لیکن اس کے گرجے کے اندر کسی روایتی اعتقاد کی تلقین نہیں کی جاتی۔ پاکیزہ اور مفید زندگی کو مذہبی زندگی سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے دو لاکھ کی حاضری میں سے صرف دس ہزار افراد اس کے اپنے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ایک لاکھ نوّے ہزار افراد دیگر فرقوں کے ہیں۔ یا وہ ہیں جو فرقہ بندی کی قید سے آزاد ہیں"۔

فاضل مضمون نگار نے صاف الفاظ میں تو یہ بات بیان نہیں کی۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ان کے نزدیک گرجاؤں اور عبادت گاہوں کو ایسے کلبوں اور اداروں میں تبدیل کر کے لوگوں کو جو ان کا دل چاہے وہاں کرنے کی اجازت دینے سے وہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ جو ایک عالمگیر مذہب کا ہے۔ اور جو اُن کے نزدیک "مفید زندگی" ہے۔ "مفید زندگی ہی مذہبی زندگی" ہے

مذہب سے لوگوں کے غیر مطمئن ہونے کے متعلق جو نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک قابل قدر ہے۔ لیکن اس کا جو علاج تجویز کیا گیا ہے۔ وہ بالکل سطحی اور بے معنے ہے۔ اگر "آج پوجا پاٹھ، عبادت یا مندروں اور مسجدوں کی زیارت انسان کی ترقی پسند روح کو تسکین نہیں دے سکتی" اور "مذہب کے لئے انسانی روح کی تڑپ" کا علاج نہیں کر سکتی۔ تو کسی اور ایسے ادارے میں شامل ہو جانا یا کسی ایسے مقام پر پہنچ جانا جہاں کسی خاص "روایتی اعتقاد" کی تلقین نہ کی جاتی ہو۔ اور جہاں جو چاہے کرنے کی اجازت ہو۔ یا جہاں بعض اصلاحی یا خدمت خلق کے انتظامات موجود ہوں۔ اس کی "ترقی پسند روح کو تسکین" کیونکر دے سکتا ہے۔ ایک شخص ایسے ماحول میں پرورش پا کر جہاں مندر یا مسجد میں جانا ایک کار ثواب اور موجب رضاء الٰہی سمجھا جاتا ہے۔ ان جگہوں میں اپنی ترقی پسند روح کے لئے تسکین نہیں پا سکتا۔ تو اپنے آباؤ اجداد کے طریق کو چھوڑ کر ایک نئے ادارہ میں جا پہنچنے سے اس کی ترقی پسند روح کیونکر مطمئن ہو جائیگی یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر بانیان "پریت نگر" کو غور کرنا چاہیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروری درخواست

ہم نے حسب اعلانات سابقہ یکم اگست ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے ہیں۔ جن اصحاب نے دیر میں وی۔ پی روکنے کی اطلاع دی ہے۔ ان کے وی۔ پی روکے نہیں جا سکے۔

سب احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرما دیں۔ جن اصحاب نے وی۔ پی رکوا کر ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔ وہ براہ کرم بہت جلد ادائیگی فرما دیں۔ کاغذ کی گرانی اپنی پوری شدت اختیار کر چکی ہے اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔

لہذا احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرما کر اور بروقت چندہ کی ادائیگی کر کے اپنے جماعتی اخبار سے تعاون فرمائیں گے۔

مینیجر

حب لبماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص ۸ عہ

جان ہے تو جہان ہے

دل و دماغ و اعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

حب جواہر عنبری

بے نظیر دوا ہے قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

برسات کے پھوڑے پھنسیوں کو دور کرنے کیلئے بہترین دوا "صندلین" دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان سے طلب کریں یکصد قرص ۱۲ عہ ۵۰ قرص ۶ عہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اصل بات یہ ہے۔ کہ مذہب دنیا میں اس لئے آتا ہے۔ کہ خالق ومخلوق بندہ اور خدا کے درمیان ایک تعلق اور ربط قائم کر دے۔ مذہب کے معنے ہیں رستہ اور وہ رستہ جس پر انسان چلتے چلتے اپنی منزل مقصود یعنی تعلق باللہ حاصل کر سکے۔ جو مذہب بھی دنیا میں آیا اور جو نبی بھی مبعوث ہوا۔ اسی غرض وغایت کو لے کر ہوا۔ مندروں اور مسجدوں میں جانے اور عبادت الٰہی کرنے کا مدعا و منشاء بھی یہی ہے۔ کہ انسان اپنے خالق کا وصال حاصل کرنے کی کوشش کرے آخر ایک انسان اگر روزانہ بلکہ دن میں کئی بار ایک افسر کے بنگلہ پر سلام کے حاضر ہوتا ہے۔ تو اس کا مقصد یہی ہو سکتا ہے۔ کہ اس افسر کے ساتھ اس کا رابطہ قائم ہو جائے۔ پس خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بھی اسی لئے کرتے ہیں۔ کہ اُن کے اور اُن کے خالق کے درمیان ایک ایسا پیوند لگ جائے جو ایک ضعیف البنیان اور کمزور انسان کو ایسے قادر مطلق اور بلند و ارفع شان والے خدا کی رحمت کے سایہ میں لے آئے۔ اور مذہب سے اس زمانہ میں لوگوں کی بے رغبتی کی اصل اور حقیقی وجہ یہ ہے۔ کہ جب لوگ دیکھتے ہیں۔ کہ اس عبادت اور پوجا پاٹھ کے نتیجہ میں انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو رہا یہ چیز ان کی عملی زندگی پر کوئی اثر پیدا نہیں کرتی۔ اور ان کے اندر کسی پاکیزہ انقلاب کا موجب نہیں ہو رہی۔ تو وہ بد دل ہو جاتے ہیں۔ اور عبادتگاہوں میں جا کر عبادت کرنا ان کے لئے موجب تسکین نہیں ہو سکتا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس کا علاج یہ کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ کہ ان کی اپنے مذہب سے رہی سہی وابستگی کو بھی کاٹ کر انہیں ایک ایسی فضاء میں لا کر کھڑا کر دیا جائے۔ جہاں مذہب اور انسان و خدا تعالیٰ کے تعلق کا موضوع ہی سننے میں نہ آ سکے۔ اور جہاں اس کی زندگی کی ٹرین کا کانٹا بدل کر ایک دوسری پٹڑی پر ڈال دیا جائے۔ اور مساجد و مناور میں جانے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے خیال کو گو زبان سے نہ سہی مگر ماحول کے اثرات کے ماتحت اس کے قلب سے نکال کر خدمت خلق اور رفاہ عام کے کاموں کی طرف اس کی توجہ کو لگا دیا جائے۔

ہم زیادہ سے زیادہ یہ مان سکتے ہیں کہ اس سے وہ ایک اچھے کام کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ چیز مذہب کی قائم مقام نہ ہو سکے گی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی احتیاج پھر بھی باقی رہے گی پس اس مشکل کا یہ علاج نہیں جو بانیان "پریت نگر" کے پیش نظر ہے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ انسان کے سامنے کوئی ایسا مکمل اور جامع مذہب پیش کیا جائے۔ جس میں جہاں ایک طرف "اپنے اور بیگانے کی تمیز جاندار اور غیر جاندار کی حدود سے باہر کائنات کی یکتائی میں شامل ہونے کی خواہش مندرج موجود ہو۔ اور جس میں نہ تعصب نہ نفرت نہ نمائش اور نہ خودستائی ہو۔" اور جو دوسری طرف خالق ومخلوق کے درمیان رابطہ کو بڑھائے۔ اور ان کو وصالِ الٰہی کی غیر محدود لذتوں کے حصول میں لا ڈالے۔ یہ مذہب کونسا ہو سکتا ہے اس کے متعلق دوسرے مضمون میں اظہارِ خیالات کیا جائے گا۔

توپخانہ چھاؤنی لاہور میں تبلیغی جلسہ

۲۵ر ۲۶ر جولائی کو توپخانہ چھاؤنی میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں پہلے دن قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے خصوصیات احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اور اس ضمن میں ایک غیر احمدی مولوی کے بعض ان اعتراضات کے جوابات دیئے جو اس نے توپخانہ کے ایک جلسہ میں احمدیت پر کئے تھے۔ ازاں بعد ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے ضرورت نبوت پر تقریر کی اور بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے پہلے انبیاء کے مخالفین کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کی۔

دوسرے دن قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے وفات مسیح کے موضوع پر عمدہ تقریر کی اور گیانی واحد حسین صاحب نے ختم نبوت اور عقائد احمدیت کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر بہت دلچسپ تھی۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔

آخر میں عارف صاحب نے ثابت کیا کہ اگر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت سے انکار کیا جاوے تو سارے مذاہب کی پیشگوئیاں غلط ہو جاتی ہیں۔

جلسہ میں ہندو مسلمان اور سکھ عیسائی

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بسر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ عہ۸ چھ ماشہ عہ۴ تین ماشہ ۱۰

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقع

ضرورت ہے منشیوں کی اراضیات سندھ کیلئے

تنخواہ بیس روپے۔ قحط الاؤنس دو روپے۔ الاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار۔ گویا کل مبلغ ستائیس روپے مستقل ہونے کی صورت میں گریڈ ۲۵-۱-۲۰ میٹرک پاس امیدوار جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ مڈل پاس اور اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ نہری علاقہ کے زمیندار امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ تمام درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

ماڈل A

میک لائٹ

ھر دو ڈیزائنوں میں بنتا ہے

اے ماڈل:- بلب ہولڈر میں لگانے سے مدھم روشنی دیتا ہے

سی ماڈل:- پلگ میں لگانے کیلئے بنایا گیا ہے

ماڈل C

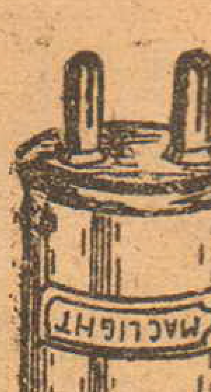

میک ورکس قادیان

B.10

"الفضل" کا وی پی وصول کرنا اپنے قومی پریس کو مضبوط بنانا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ ۔ اگست۔ روسی محاذ کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ فلیڈ سکائیا کے جنوب میں روسی فوجیں جرمنوں پر جوابی حملے کر رہی ہیں۔ اس علاقہ کی بستیوں پر کبھی ایک فوج کا قبضہ ہو جاتا ہے اور کبھی دوسری کا۔ اس محاذ کے ایک حصہ پر روسیوں نے جرمنوں کو کچھ پیچھے بھی دھکیل دیا ہے۔ اور اس علاقہ میں جرمن دریا کو پار نہیں کر سکے۔ باقی محاذوں پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ ورونیش کے جنوب میں روسیوں نے جرمنوں کے دو حملوں کو روک کر انہیں پیچھے ہٹا دیا۔ پہلے تو جرمن روسی صفوں میں گھس آئے۔ مگر دو ہی گھنٹہ بعد مار مار کر نکال دیئے گئے۔ پھر وہ کمک لیکر آئے۔ اور روسیوں کے ایک بازو پر حملہ کیا۔ مگر انہیں بھی ناکام رہے ۔

لنڈن ۲ ۔ اگست۔ برطانی طیاروں نے شمالی فرانس ہالینڈ اور بلجیم میں دشمن کے اہم فوجی ٹھکانوں پر زور کے چھاپے مارے۔ اور تین بڑے شہروں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ جمعہ کی رات کو برطانی طیاروں نے جرمنی کے مشہور صنعتی شہر ڈسل ڈورف پر اتنا بڑا حملہ کیا۔ جو آج تک نہ ہوا تھا۔ اس شہر پر ایک لاکھ ۵۴ ہزار پونڈ بم گرائے گئے۔ علاوہ ازیں لاکھوں آتش افروز بم پھینکے گئے۔ شہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگ گئی۔ جو اگلے روز تک بھی بدستور جلتی دیکھی گئی۔ یہاں دشمن کے کارخانوں کو سخت نقصان پہنچا ۔

لنڈن ۲ ۔ اگست۔ مصر میں چونکہ آندھیاں چلتی رہیں۔ اور ریت کے طوفان آتے رہے۔ اس لئے کوئی لڑائی نہیں ہو سکی۔ البتہ تمام محاذ پر دونوں فریق کی توپیں گولہ باری کرتی رہیں۔ اتحادی طیارے دشمن کے کمک کے رستوں پر لگاتار حملے کرتے رہے۔ جمعہ کی رات کو طبروق پر پھر حملہ ہوا۔ یہاں گذشتہ پندرہ راتوں سے مسلسل حملے ہو رہے ہیں۔ یہاں گودیوں۔ جہازوں اور ہوا مار توپوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ۔

چنکنگ ۲ ۔ اگست۔ چین کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینیوں نے جنوب مشرقی کیانگ سی کا ایک اور اہم شہر جو ونچاؤ اور سیشوی کے درمیان میں ہے خالی کر دیا ہے۔ جاپانی طیاروں نے شمالی ہونن میں ہینانگ کے ہوائی اڈہ پر حملہ کی کوشش کی مگر یہ انہیں بہت مہنگا پڑا۔ اس حملہ میں ان کے ۱۶ شکاری ہوائی جہاز گرا لئے گئے ۔

واشنگٹن ۲ ۔ اگست۔ امریکن خفیہ پولیس نے ایک فلپائنی کو گرفتار کیا ہے جو اسلحہ ساز کارخانوں میں ہڑتال پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا تعلق جاپان کی ایک ایسی سوسائٹی سے ہے

واشنگٹن ۲ ۔ اگست۔ مسٹر روز ویلٹ کے پانچ ایڈمنسٹریٹو اسسٹنٹ پہلے موجود ہیں۔ اب انہوں نے ایک اور مقرر کیا ہے۔ جو مزدوروں کے بارہ میں ان کو مدد دیا کرے گا ۔

لاہور ۲ ۔ اگست۔ سر سکندر حیات خان صاحب نے مشرقی ایشیا کو روانہ ہونے سے قبل ایک بیان میں کہا۔ کہ مجھے امید ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی ورکنگ کمیٹی کی قرارداد میں ایسی مناسب تبدیلیاں کر دیگی۔ جن میں ملک کا فائدہ ہو۔ لیکن اگر اس نے اس کی حمایت کی۔ تو یہ ہندوستان کے ساتھ دشمنی ہوگی ۔ اگر کانگرس نے ایسے نازک وقت میں پبلک سے غداری کی۔ تو پنجابی اس کا جواب دینا خوب جانتے ہیں۔ اور ہم کانگرسی تحریک کو کچل دینگے۔ کانگرسی لیڈروں کا فرض تھا۔ کہ فرقہ وار مفاہمت کی کوشش کرتے۔ برطانیہ ہمارے ساتھ بدعہدی نہیں کر سکتا۔ اور نہیں کرے گا اور جنگ کے بعد ہندوستان کو آزادی مل جائیگی ۔

لنڈن یکم اگست۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے بیسجانو کو یکا یا پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو نوورو سسک۔ سٹالن گراڈ ریلوے لائن کا ایک اہم جنکشن اور روسٹوف سے ۱۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی طرح سالسک پر قبضہ کا دعویٰ بھی انہوں نے کیا ہے۔ جو بحیرۂ اسود سے سٹالن گراڈ جانیوالی ریلوے کا جنکشن ہے۔ بٹائسک سے آگے بڑھنے والی جرمن فوجیں تین مختلف حصوں میں تقسیم ہو گئی ہیں۔ ایک خلیج ٹاگن راگ دوسری دریائے یا اور تیسری روسٹوف سٹالن گراڈ برانچ لائن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ورونیش کے محاذ پر انکو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور اب فن فوجوں کو اس محاذ پر لایا جا رہا ہے۔ بٹائسک کے رقبہ میں روسی فوجیں مزاحمت کرتی ہوئی نئے مورچوں میں ہٹ آئی ہیں ۔

چنکنگ یکم اگست۔ ایک چینی فوجی مبصر نے کہا ہے کہ چین میں جاپانی حملہ کی وسعت اس لئے کم ہو گئی ہے کہ جاپان روس پر حملہ کے لئے زبردست تیاری کر رہا ہے۔ اور منچوریا میں اس غرض کے لئے فوجیں اور سامان جنگ بڑی سرعت سے پہنچایا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ۱۶ ۔ اگست تک جاپان روس پر ضرور حملہ کر دے گا ۔

لنڈن یکم اگست۔ برٹش گورنمنٹ نے امریکہ میں رہنے والے برطانی باشندوں سے اپیل کی ہے کہ واپس انگلستان پہنچ کر جنگی کوششوں میں مدد دیں۔ جن لوگوں کو بلانا منظور ہوا۔ انہیں سرکاری خرچ پر یہاں لایا جائیگا۔ خیال ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ میں آدمیوں کی کمی محسوس کی جا رہی ہے ۔

دہلی یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جن صوبوں میں کانگرس کو اکثریت حاصل ہے۔ وہاں گورنروں کے انگریز مشیروں کی جگہ ہندوستانی مشیر مقرر کئے جانیکا اعلان عنقریب ہونے والا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کے دنوں میں سر سٹیفورڈ کرپس کی تجاویز پھر ہندوستانیوں کے سامنے پیش کی جائینگی۔ اور غیر کانگرسیوں کے تعاون سے مرکز میں ایک نیشنل گورنمنٹ قائم کرنے کی کوشش کیجائیگی ۔

انقرہ یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ سال پچاس لاکھ سٹرلنگ کا مال برطانیہ سے ترکی کی منڈیوں میں پہنچا ہے اور برطانیہ کی کمرشل کارپوریشن نے ۴ کروڑ پونڈ کا ترکی مال گذشتہ سال خرید کیا ۔

لائلپور یکم اگست۔ روئی دیسی۔ ۱۳/۱۲/- گندم ڈیڑہ ۱۲/- نمبر ۵۹۱ نمبر ۵/- ۵/- نخود ۵/۱۰/۴ بنولہ پیوَر ۴/۴/۳ گھی -/-/۶۲ روپیہ ۔

کراچی یکم اگست۔ پرسوں ضلع تھر پارکر میں کھڈیڑا کے قریب حروں کے ساتھ فوج کا تصادم ہوا، ۲۵ حر اور ۴ فوجی ہلاک ہو گئے۔ کل حیدر آباد سنٹرل جیل میں ۱۲ مزید حر پھانسی پر لٹکائے گئے۔ اب تک ۴۵ پھانسی پا چکے ہیں ۔

دہلی یکم اگست۔ مسٹر ساورکر آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی صدارت سے خرابی صحت کی بناء پر مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ مسلسل پانچ سال سے صدر چلے آ رہے تھے ۔

لاہور یکم اگست۔ پنجاب کے مختلف شہروں میں گراں فروشی کے الزام میں دوکانداروں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ آج لاہور میں پندرہ دوکاندار گرفتار ہوئے۔ اسی طرح مری۔ راولپنڈی وغیرہ میں بھی بعض پکڑے گئے اور بعض کو سزائیں ہوئیں ۔

لنڈن یکم اگست۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے علاقہ میں روسی خوفناک مدافعتی جنگ لڑ رہے ہیں اور شدید مزاحمت کر رہے ہیں ۔

واشنگٹن یکم اگست۔ فاقہ کش یونانیوں کو سامان خوراک مہیا کرنے والی انجمن کے نائب صدر نے ایک بیان میں کہا کہ سامان خوراک سے بھرے ہوئے جہاز امریکہ سے یونان پہنچ رہے ہیں۔ مگر یہ امداد کافی نہیں۔ اسوقت ایتھنز اور پیڈیا میں ہر آٹھ افراد میں سے سات کو کھانا مہیا کیا جا رہا ہے جرمنوں نے یونان میں جو لوٹ مچا رکھی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے، کہ یونانیوں کو اسی روپے کا ، چھٹانک مکھن۔ اور دس روپے کا ½ پاؤ دودھ مل رہا ہے ۔

لاہور یکم اگست۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی طرف سے وائسرائے ہند کو ایک پیغام بھیجا گیا ہے کہ ہم کانگرس کو اپنا نمائندہ نہیں سمجھتے۔ اور اس کی مجوزہ تحریک کی مذمت کرتے ہیں حکومت اس بات کا خیال رکھے۔ کہ ہمارے لاکھوں بھائی مختلف محاذوں پر اپنا خون بہا رہے ہیں۔ ان سے دھوکا نہ ہو اور ہندوستان کے پیٹانوں کو منانے کی پالیسی ترک کی جائے ۔

واشنگٹن ۲ ۔ اگست۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکن طیاروں نے ہانگ کانگ پر زبردست حملہ کیا۔ اور دشمن کو کافی نقصان پہنچایا ۔

چنکنگ ۲ ۔ اگست۔ چین میں مسٹر روز ویلٹ کے نمائندہ نے کہا کہ چینی ہوا باز امریکہ میں اپنی ٹریننگ ختم کر کے عنقریب یہاں پہنچنے والے ہیں۔ اور امید ہے۔ وہ شاندار کارنامے سر انجام دینگے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ بات غلط ہے۔ کہ امریکہ یورپ کے محاذ جنگ کو مشرقی محاذ سے زیادہ اہم سمجھتا ہے۔ دونوں محاذ یکساں اہم ہیں ۔

لنڈن ۲ ۔ اگست۔ جنرل میکارتھر کے مرکز سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی میں کوکوڈا کے علاقہ میں جو لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔ اتحادی طیارے بونا پر شب و روز حملے کر رہے ہیں ۔

واشنگٹن ۲ ۔ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ امریکن کارخانوں کے تیار کردہ ماہ جولائی میں ۲۷ تجارتی اور تیل بردار جہاز سمندر میں اتارے گئے۔ جنکا مجموعی وزن ۱ لاکھ ۹۰ ہزار ٹن ہے ۔

ماسکو ۲ ۔ اگست۔ آج کے روسی اعلان بتایا گیا ہے کہ روسٹوف سے سو میل جنوب مشرق میں جرمن فوجیں روسی صفوں میں ایک بڑی دراڑ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ روسٹوف سے ۵۰ میل جنوب کیطرف اور ڈیڑھ سو میل شمال مشرق کی طرف بھی بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں اور دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ڈان کے موڑ کے علاقہ میں سٹالن گراڈ سے سو میل شمال مغرب میں بھی روسی سخت مقابلہ کر رہے ہیں روسی ہوم گارڈ بھی اب میدان میں پہنچ گئے ہیں۔ اور جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں ۔

قاہرہ ۲ ۔ اگست۔ آج بھی مصر میں کسی بڑی جنگ کی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی